ماہانہ آرٹیکل

Pathway to Ilm

رمضان 1447 / فروری 2026 | شمارہ: 21

رمضان میں روزہ، مسجد اور مہمان نوازی کے آداب

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

رمضان اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت اور روحانی تربیت کا مہینہ ہے۔ یہ صرف کھانے پینے کے اوقات بدل لینے یا روزمرہ معمولات میں تبدیلی کا نام نہیں، بلکہ یہ وہ خاص موقع ہے جو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ بندے کو خود احتسابی، صبر، ضبطِ نفس، رحمت اور اپنے نفس کو قابو میں رکھنے کے لیے عطا فرماتے ہیں۔

اگرچہ روزہ، نماز اور صدقہ جیسے اعمال ظاہری طور پر نظر آتے ہیں، لیکن رمضان کی اصل کامیابی آداب اور کردار کی اصلاح میں پوشیدہ ہے۔ جب انسان کے باطن میں نرمی اور اخلاق میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے تو اس کا تعلق اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے مضبوط ہوتا ہے اور لوگوں کے ساتھ اس کا برتاؤ بھی سنور جاتا ہے۔ یوں عبادتیں محض اعمال نہیں رہتیں بلکہ زندگی بدل دینے والی حقیقت بن جاتی ہیں۔

اس تحریر میں تین اہم میدانوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جہاں آداب کی پابندی خاص اہمیت رکھتی ہے: روزہ، مسجد اور مہمان نوازی۔

(1) روزے کے آداب

(ا) روزہ صرف بھوک اور پیاس کا نام نہیں

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے روزہ اس لیے فرض نہیں کیا کہ انسان صرف کھانے پینے سے رک جائے، بلکہ اس کا مقصد دل میں تقویٰ پیدا کرنا ہے — ایسا شعور جو انسان کو ہر حال میں اللہ کی یاد اور اطاعت پر قائم رکھے۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ فرماتے ہیں:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔" (سورۃ البقرۃ:183)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اصل مقصد بھوک نہیں بلکہ وہ اخلاقی اور روحانی بیداری ہے جو روزے کے ذریعے پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان اللہ کی رضا کے لیے جائز خواہشات کو بھی روک لیتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنی زبان، رویّے اور اعمال کو بھی ہر ناجائز چیز سے محفوظ رکھے۔

(ب) زبان کی حفاظت — روزے کی روح

روزے کی سب سے بڑی آزمائش زبان کی حفاظت ہے۔ غیبت، جھوٹ، طنز، مذاق اُڑانا، جھگڑا کرنا اور بدکلامی ایسے گناہ ہیں جو خاموشی سے روزے کا اجر کم کر دیتے ہیں۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ"

"جو شخص جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔" (صحیح البخاری: 1903)

یہ حدیث ہمیں متنبہ کرتی ہے کہ گناہوں کے ساتھ رکھا گیا روزہ اپنی روح کھو دیتا ہے۔ رمضان میں زبان ایک امانت ہے؛ اسے صرف مفید اور خیر والی باتوں تک محدود رکھنا چاہیے۔ اسی لیے ہمارے اکابر علماء غیر ضروری گفتگو سے بھی بچتے اور زیادہ وقت تلاوتِ قرآن میں گزارتے تھے۔

(ج) بھوک، تھکن اور غصے کے وقت صبر

بھوک اور تھکن انسان کے مزاج کو چڑچڑا بنا دیتی ہے، مگر رمضان دراصل ہماری کمزوریوں کو ظاہر کرکے انہیں درست کرنے کا موقع دیتا ہے۔ صبر عبادت کی اعلیٰ ترین صورتوں میں سے ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ بے ہودہ بات کرے اور نہ شور و جھگڑا کرے، اور اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑائی کرے تو کہہ دے: میں روزے سے ہوں۔" (صحیح مسلم: 1151)

"میں روزے سے ہوں" کہنا دراصل اپنے نفس کو یاد دلانا ہے کہ اللہ کی اطاعت کو اپنی انا پر مقدم رکھنا ہے۔

(د) رمضان کو صرف میل جول کا مہینہ نہ بنا دینا

اہلِ خانہ اور دوستوں کے ساتھ ملنا خوشی کی بات ہے، لیکن رمضان کی راتیں اگر مکمل طور پر گپ شپ، غیر ضروری گفتگو، تفریح، قہقہوں اور دیر تک جاگنے میں گزر جائیں تو اس مہینے کی روح متاثر ہو جاتی ہے۔

ایسے مشغلے آہستہ آہستہ قرآن کے نور کو کمزور اور عبادت کے اثر کو کم کر دیتے ہیں۔ سلف صالحین کو سب سے زیادہ خوف اسی بات کا ہوتا تھا کہ کہیں رمضان ضائع نہ ہو جائے، کیونکہ گزرا ہوا رمضان کبھی واپس نہیں آتا۔

(ہ) افطار میں اعتدال اور اسراف سے بچنا

یہ ایک عجیب تضاد ہے کہ جو مہینہ سادگی اور ضبطِ نفس سکھانے کے لیے آیا تھا، وہی آج پُرتکلف افطاروں، ضرورت سے زیادہ کھانے اور کھانے کے ضیاع سے جوڑ دیا گیا ہے۔ حالانکہ اللہ جَلَّ جَلَالُهُ واضح فرماتے ہیں:

وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ وَلَا تُسْرِفُوٓا۟ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلْمُسْرِفِينَ

"کھاؤ اور پیو، لیکن حد سے تجاوز نہ کرو، بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (سورۃ الأعراف: 31)

سادہ افطار شکرگزاری بھی ہے اور نفس کی تربیت بھی۔ یہ سنت کو زندہ کرتی ہے، جسم کو ہلکا رکھتی ہے اور دل میں نرمی پیدا کرتی ہے۔ جبکہ کھانے کو ضائع کرنا — خصوصاً ایسے زمانے میں جب دنیا میں لاکھوں لوگ بھوک کا شکار ہیں — روزے کی اصل روح کے خلاف ہے۔

(و) غریبوں اور محتاجوں کو یاد رکھنا

حقیقی روزہ انسان کے اندر ہمدردی پیدا کرتا ہے۔ بھوک ہمیں اُن لوگوں کی یاد دلاتی ہے جو روزانہ مجبوری کے تحت بھوکے رہتے ہیں۔ یہی احساس سخاوت، رحم دلی اور صدقہ بڑھانے کا سبب بننا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کے بارے میں آتا ہے:

"آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور رمضان میں آپ کی سخاوت مزید بڑھ جاتی تھی۔" (صحیح البخاری: 3554)

وہ روزہ جو انسان کے دل میں رحم اور سخاوت پیدا نہ کرے، دراصل ابھی دل کی گہرائی تک نہیں پہنچا۔

(2) رمضان میں مسجد کے آداب

(ا) اللہ جَلَّجَلَالُہٗ کے گھر کی حرمت

مسجد صرف لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ نہیں بلکہ اللہ جَلَّجَلَالُہٗ کا گھر ہے — وہ مقام جو نماز، تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی سے مقدس بنتا ہے۔ مسجد میں قدم رکھنا محض داخل ہونا نہیں، بلکہ شعور، ادب اور احترام کے ساتھ حاضر ہونا ہے۔ مسجد کا ایک الٰہی مقصد ہے، اس لیے وہاں ہمارا ہر اندازِ گفتگو، ہر حرکت اور ہر رویہ اسی مقصد کے مطابق ہونا چاہیے۔

(ب) آواز پست رکھنا اور توجہ ہٹانے والی چیزوں سے بچنا

رمضان میں مساجد قرآن کی تلاوت، تراویح اور دعاؤں سے آباد ہوتی ہیں۔ ایسے ماحول میں بلا ضرورت بلند آواز میں بات کرنا، گفتگو میں مشغول رہنا یا خاص طور پر موبائل فون کے ذریعے خلل پیدا کرنا نہ صرف دوسروں کی عبادت میں رکاوٹ بنتا ہے بلکہ اپنی عبادت کو بھی متاثر کرتا ہے۔ دوسروں کی عبادت میں خلل ڈالنا ایک سنگین معاملہ ہے جس پر انسان جواب دہ ہوگا۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

" إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لاَ تَصْلُحُ لِشَىْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلاَ الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلاَةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ "

"یہ مساجد پیشاب اور گندگی کے لیے نہیں بنائی گئیں، بلکہ اللہ کے ذکر، نماز اور قرآن کی تلاوت کے لیے ہیں۔" (صحیح مسلم: 285)

لہٰذا موبائل فون بند یا سائلنٹ رکھے جائیں، گفتگو کم سے کم ہو، اور ہر وقت اس بات کا احساس رہے کہ ہمارے اردگرد لوگ عبادت میں مشغول ہیں۔

(ج) نماز، تلاوت اور تراویح میں مشغول افراد کا احترام

نمازیوں کے آگے سے بے احتیاطی سے گزرنا، لوگوں کو پھلانگنا یا صفیں روکنا آداب کے خلاف ہے۔ ہر شخص مسجد میں اللہ جَلَّجَلَالُہٗ کا قرب حاصل کرنے آیا ہوتا ہے، اس کی عبادت میں خلل ڈالنا معمولی بات نہیں۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا اس گناہ کو جان لے جو اس پر ہوتا ہے تو اس کے لیے چالیس تک کھڑا رہنا زیادہ بہتر ہوگا بجائے اس کے کہ وہ آگے سے گزرے۔"

راوی ابو النضر کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے چالیس دن، مہینے یا سال فرمایا۔ (صحیح البخاری: 510، صحیح مسلم: 507)

یہ ادب صرف جسمانی حرکات تک محدود نہیں۔ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ حفاظ کی معمولی لغزشوں پر تنقید نہ کی جائے، مجمع میں غلطیاں نہ اچھالی جائیں اور امام کے خطبے یا نصیحتوں میں عیب تلاش کرنے کی عادت نہ بنائی جائے۔ یہ عبادت اور عاجزی کے لمحات ہوتے ہیں، تنقید کے نہیں۔ اگر اصلاح واقعی ضروری ہو تو وہ تنہائی میں، احترام اور حکمت کے ساتھ کی جائے۔

اسی طرح ایک افسوسناک رجحان یہ بھی پیدا ہوگیا ہے کہ بعض لوگ تراویح کے لیے مسجد کا انتخاب صرف اس بنیاد پر کرتے ہیں کہ کہاں نماز جلد ختم ہوتی ہے۔ حالانکہ تراویح کوئی بوجھ نہیں جسے جلدی نمٹایا جائے، بلکہ یہ اللہ جَلَّجَلَالُہٗ کے حضور کھڑے ہونے، غور سے قرآن سننے اور رمضان کی راتوں کو زندہ کرنے کا موقع ہے۔ دل کی حضوری کے بجائے مختصر نماز کو ترجیح دینا اس عظیم عبادت کی روح کو کمزور کر دیتا ہے۔

(د) رش والی راتوں میں صبر اور شعور

رمضان کی پرہجوم راتیں انسان کے صبر اور اخلاق کی آزمائش بن جاتی ہیں۔ دھکم پیل کرنا، ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرنا یا معمولی بات پر جھنجھلا جانا رمضان کے سبق کے خلاف ہے۔

مساجد کے اطراف غیر ذمہ دارانہ پارکنگ ایک سنجیدہ اور بار بار پیش آنے والا مسئلہ بن چکا ہے۔ یہ طرزِ عمل رمضان کی اس روح کے منافی ہے جو دوسروں کا خیال رکھنے، ضبط اور حسنِ اخلاق سکھاتی ہے۔

غلط پارکنگ کرنا، گھروں کے راستے بند کرنا یا رہائشیوں اور نمازیوں کو تکلیف دینا صرف بدتہذیبی نہیں بلکہ اذیت پہنچانا ہے، اور دوسروں کو اذیت دینا گناہِ کبیرہ ہے۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ بازاروں اور شاپنگ سینٹرز میں لوگ قوانین کی پابندی کرتے ہیں، مگر مسجد آتے وقت بعض افراد دوسروں کے حقوق نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اسی رویّے کے نتیجے میں شکایات پیدا ہوتی ہیں اور بعض جگہوں پر مساجد کو مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے۔

اس لیے ضروری ہے کہ نمازی قانونی اور ذمہ دارانہ انداز میں گاڑیاں پارک کریں۔ اگر کسی مسجد میں رش متوقع ہو تو پہلے پہنچنا بھی حسنِ ادب کا حصہ ہے۔ دیر سے آکر دوسروں کو تکلیف دینا مسجد آنے کے مقصد ہی کے خلاف ہے۔

ہ) بچوں کو شفقت کے ساتھ مسجد کا ادب سکھانا

بچے مسجد کا حصہ ہیں، مگر انہیں نرمی اور محبت کے ساتھ تربیت دینا ضروری ہے۔ ڈانٹنا، شرمندہ کرنا یا سختی کرنا انہیں ہمیشہ کے لیے مسجد سے دور کر سکتا ہے۔ ساتھ ہی والدین کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ بچوں کی نگرانی کریں اور انہیں مسجد کے آداب سکھائیں۔

(و) صفائی — سب کی مشترکہ ذمہ داری

کھانے پینے کی چیزیں، کپ اور کچرا مسجد میں چھوڑ دینا مسجد کے آداب کے خلاف ہے۔ صفائی کسی ایک فرد کی ذمہ داری نہیں بلکہ پوری جماعت کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا:

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ " اعْزِلِ الأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ "

"میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی بات سکھائیے جس سے مجھے فائدہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کرو۔" (صحیح مسلم: 2618)

مسجد کو صاف رکھنا، نظم بحال کرنا اور مشترکہ جگہوں کا احترام کرنا سب صدقہ کے اعمال ہیں۔

ز) اعتکاف کی ایک یاد دہانی

اعتکاف ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ کبھی دل کو دنیا کے شور سے الگ کر کے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے تعلق تازہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ رمضان بندے کو ایسے لمحات عطا کرتا ہے جہاں وہ تنہائی میں، شور اور مصروفیات سے دور ہو کر اپنے رب کے قریب ہو سکے۔ اس عظیم موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔

3) رمضان میں مہمان نوازی کے آداب

(ا) اللہ کے لیے مہمان نوازی

رمضان میں مہمان نوازی اگر اخلاص کے ساتھ کی جائے تو یہ بھی عبادت بن جاتی ہے، لیکن جب اس میں دکھاوا، مقابلہ بازی یا معاشرتی دباؤ شامل ہو جائے تو اس کی برکت باقی نہیں رہتی۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ فرماتے ہیں:

وَيُطْعِمُونَ ٱلطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ ٱللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا

"اور وہ اپنی خواہش کے باوجود مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں، نہ تم سے کسی بدلے کے طلبگار ہیں اور نہ شکریے کے۔" (سورۃ الإنسان: 9-8)

(ب) سادگی اخلاص کو باقی رکھتی ہے

کھانے کو سادہ اور بے تکلف رکھنا انسان کو عبادت کے لیے وقت اور توانائی فراہم کرتا ہے۔ حد سے زیادہ تیاری اکثر تھکن پیدا کر دیتی ہے اور عبادت سے توجہ ہٹا دیتی ہے۔ سادہ افطار سنت کو زندہ کرتی ہے اور میزبان کو نماز، ذکر اور عبادت کی طرف متوجہ رکھتی ہے۔

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے زندگی کے عظیم ترین مواقع پر بھی سادگی کو اختیار فرمایا۔

(ج) نماز کے اوقات کا خیال رکھنا

مہمان نوازی کبھی بھی نماز میں تاخیر یا غفلت کا سبب نہیں بنی چاہیے۔ میزبان کو نماز کا اہتمام آسان بنانا چاہیے اور مہمانوں کو بھی تعاون اور احساسِ ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ

"قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔" (سنن الترمذی: 413)

مہمانوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ زیادہ دیر ٹھہر کر میزبان خاندان کے لیے دشواری کا سبب نہ بنیں۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے معاشرتی تعلقات میں اعتدال اور دوسروں کے آرام و سہولت کا لحاظ رکھنے کی تعلیم دی ہے۔

(د) شکر گزاری اور تنقید سے پرہیز

کھانے پر تنقید کرنا، میزبانوں کا آپس میں موازنہ کرنا یا محفلوں میں غیبت اور بے فائدہ گفتگو کرنا برکت کو ختم کر دیتا ہے۔ تھوڑی چیز پر بھی شکر ادا کرنا اللہ کی نعمتوں میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا؛ پسند آتا تو تناول فرماتے اور پسند نہ ہوتا تو خاموشی سے چھوڑ دیتے۔

(ہ) پردے اور حیا کی پابندی

خاص طور پر بڑی خاندانی دعوتوں میں جہاں غیر محرم افراد موجود ہوں، وہاں پردے اور شرعی حدود کی پابندی نہایت ضروری ہے۔ راحت، رسم و رواج یا بے تکلفی اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے احکام پر مقدم نہیں ہو سکتی۔ اللہ جل جلالہ سورۃ النور کی آیت نمبر 30 اور 31 میں فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو نگاہ نیچے رکھنے اور پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حیا کی حفاظت دلوں کو محفوظ رکھتی ہے، خاندانوں کو مضبوط بناتی ہے اور رمضان کی پاکیزگی کو برقرار رکھتی ہے۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی اطاعت ہمیشہ معاشرتی آسانی پر مقدم رہتی ہے۔

اختتامیہ

رمضان ہمیں صرف ایک مہینہ گزارنا نہیں سکھاتا بلکہ رمضان کے بعد کی زندگی جینا سکھاتا ہے۔ روزہ انسان میں ضبطِ نفس اور خود پر قابو پانے کی قوت پیدا کرتا ہے، مسجد ادب اور خشوع سکھاتی ہے، اور مہمان نوازی سخاوت پیدا کر کے دل سے حرص کو نکال دیتی ہے۔ جب آداب کی پابندی کی جائے تو عام اعمال بھی غیر معمولی عبادت بن جاتے ہیں۔

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ہمیں ایسا رمضان نصیب فرمائے جس میں صرف بھوک اور محفلیں نہ ہوں بلکہ دلوں کی اصلاح، کردار کی پاکیزگی اور دائمی تقویٰ حاصل ہو۔ آمین۔

تحریر: مولانا برہان مہتر

تدوین و ترتیب: ڈاکٹر شبیر احمد، مفتی عبد الوھاب حسن